Open Access
Islamabad Islamicus
Research Journal
pISSN: 2707-7225/eISSN: 2707-7233
www.islamabadislamicus.com
HJRS HEC Journal Recognition System

Seerah Discourses in Tafsir Wazih al-Bayan by Maulana Daud Raz: An Analytical Study

تفسیرِ واضح البیان از مولانا داؤد راز میں مباحثِ سیرت کا تجزیاتی مطالعہ

AUTHORS DETAILS	AUTHORS DETAILS
① **Zainab Salah U Din** Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad. ③ **Dr. Hina Naz** Assistant Professor, Department of Islamic Studies Riphah International University, Faisalabad	② **Dr. Khalid Mahmood Arif** Associate Professor, Department of Islamic Studies Riphah International University, Faisalabad Email Address Khalid.mahmood@riphahfsd.edu.pk

CITATION	SUBMISSION TIMELINE	ARTICLE QR
Salah U Din, Z., Naz, H., & Arif, K. M. (2026). Seerah discourses in Tafsir Wazih al-Bayan by Maulana Daud Raz: An analytical study. Islamabad Islamicus, 9(2), 1–17.	**Received:** Jun 03,2026 **Revised:** July 10,2026 **Accepted:** Aug 12, 2026 **Published Online:** Sep :03, 2026	

PUBLICATION & ETHICS STATEMENT	LICENSE
Published by **Islamabad Education & Relief Foundation (IERF), Islamabad, Pakistan.** **© The Authors. No conflict of interest declared.** This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**	CC BY

Indexed & Abstracted In / Research Profiles

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

Seerah Discourses in Tafsir Wazih al-Bayan by Maulana Daud Raz: An Analytical Study

تفسیرِ واضح البیان از مولانا داؤد راز میں مباحثِ سیرت کا تجزیاتی مطالعہ

Zainab Salah U Din
Department of Islamic Studies
Riphah International University, Faisalabad
Dr. Khalid Mahmood Arif
Associate Professor, Department of Islamic Studies
Riphah International University, Faisalabad
Email Address: Khalid.mahmood@riphahfsd.edu.pk
Dr. Hina Naz
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Riphah International University, Faisalabad

Abstract

The scholarly tradition of the Subcontinent has produced significant contributions in the fields of Qur'anic exegesis and Seerah studies. Among these works, Wazeh al-Bayan by Maulana Dawood Raz holds a distinctive position due to its simple style, reliance on authentic Hadith literature, and practical approach toward understanding the Qur'an. The present study aims to critically and analytically explore the discussions related to Seerah in Wazeh al-Bayan in order to examine how the exegete presents different dimensions of the life of the Prophet Muhammad ﷺ and which methodological principles are employed in explaining Seerah-related verses.This research adopts descriptive, analytical, and historical methods. It particularly investigates the Qur'anic verses in which Maulana Dawood Raz discusses the Prophetic biography, moral character, preaching methodology, battles, social teachings, and political guidance of the Prophet .ﷺ The study reveals that Wazeh al-Bayan does not present Seerah merely as a historical narrative; rather, it portrays the life of the Prophet ﷺ as a practical and reformative model for individuals and society. The exegete extensively utilizes authentic Hadith reports and reliable historical narrations to explain Seerah-related themes in a clear and accessible manner.Furthermore, the research highlights that the interpretive methodology of Maulana Dawood Raz emphasizes moral reform, intellectual clarity, and practical guidance derived from the Prophetic model. This study contributes to understanding the relationship between Qur'anic exegesis and Seerah studies and provides valuable insights for contemporary researchers working in the fields of Tafsir and Islamic scholarship.

Keywords: Wazeh al-Bayan, Maulana Dawood Raz, Seerah Studies, Prophetic Biography, Qur'anic Exegesis, Hadith-based Tafsir, Subcontinental Tafsir Tradition

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

تعارف موضوع

قرآنِ حکیم محض احکام و قوانین کی کتاب نہیں بلکہ اس میں سیرتِ نبوی ﷺ کو ایک جامع اور عملی نمونے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی ذات کو "اسوۂ حسنہ" قرار دیا اور آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر قرآن میں اس لیے کیا گیا تاکہ انسانیت کے لیے دائمی رہنمائی میسر آئے۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر کی تفسیری روایت میں مفسرین نے سیرتِ رسول ﷺ سے متعلق مباحث کو ہمیشہ خصوصی اہمیت دی ہے۔

انہی مفسرین میں ایک اہم نام مولانا داؤد راز کا ہے، جن کی تفسیر "واضح البیان" عام فہم اور سادہ اسلوب میں لکھی گئی ہے۔ اس تفسیر کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآنی آیات کی روشنی میں سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو واضح اور مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ دور میں جب سیرتِ رسول ﷺ پر مختلف فکری اور تنقیدی سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، اس تفسیر میں موجود مباحثِ سیرت کا تحقیقی مطالعہ علمی و عصری، دونوں اعتبار سے اہم ہو جاتا ہے۔

مغربی فکر اور مستشرقین کی تحریروں نے سیرتِ رسول ﷺ کے بارے میں متعدد اعتراضات کو جنم دیا ہے۔ اس پس منظر میں برصغیر کی تفسیری روایت، خصوصاً واضح البیان میں موجود مباحثِ سیرت کا تحقیقی جائزہ اس لیے ضروری ہے کہ اس میں سیرتِ نبوی ﷺ کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے، اس پر اٹھائے گئے شبہات کا قرآنی و تفسیری دلائل کی روشنی میں جواب موجود ہے، اور نئی نسل کی رہنمائی کے لیے سیرت کے عملی و فکری پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہے۔

تحقیقی خلا

دستیاب علمی و تحقیقی مواد کے جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ برصغیر میں اردو تفسیری ادب، بالخصوص سیرتِ نبوی ﷺ کے حوالے سے متعدد مطالعات موجود ہیں، تاہم مولانا داؤد راز کی تفسیرِ واضح البیان میں موجود مباحثِ سیرت کو مستقل اور جامع موضوع کے طور پر زیرِ تحقیق لانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ موجودہ تحقیق میں تفسیرِ واضح البیان کے سیرتی مباحث کو موضوعاتی، تحلیلی اور منہجی اعتبار سے یکجا کر کے ان کے نمایاں پہلوؤں کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی طرح تفسیرِ واضح البیان میں سیرتِ نبوی ﷺ سے متعلق مواد مختلف قرآنی مقامات کے تحت منتشر صورت میں موجود ہے۔ اس مواد کو فضائل و خصائصِ نبوی ﷺ، شمائل و اخلاقِ نبوی ﷺ، معجزات و کمالاتِ نبوی ﷺ اور غزوات و سرایا جیسے بنیادی موضوعات کے تحت منظم انداز میں پیش کرنے کی ضرورت تھی۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

اسی طرح مفسر کے سیرت سے متعلق استدلال، مصادر، روایات کے استعمال، دعوتی و اصلاحی اسلوب اور عصری رہنمائی کے پہلوؤں کا بھی مزید منظم تحقیقی جائزہ درکار تھا۔ مزید بر آں، تفسیرِ واضح البیان میں مذکور سیرتی روایات کی حدیثی حیثیت، ان کے مصادر، تخریج اور مفسر کے انتخابِ روایات کا تفصیلی جائزہ بھی ایک ایسا میدان ہے جس پر مستقل تحقیق کی گنجائش موجود ہے۔ اسی طرح مولانا داؤد راز کے منہجِ سیرت کا دیگر اردو مفسرین کے مناہج کے ساتھ تقابلی مطالعہ بھی ابھی مزید تحقیق کا متقاضی ہے۔

آئندہ تحقیق کے امکانات

تفسیرِ واضح البیان میں مذکور تمام سیرتی روایات کی تخریج اور حدیثی درجہ بندی پر مستقل تحقیقی کام کیا جا سکتا ہے۔ مولانا داؤد راز کے منہجِ سیرت کا معاصر اردو مفسرین کے مناہج کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ تفسیرِ واضح البیان میں سیرتِ نبوی ﷺ کے اخلاقی اور تربیتی پہلوؤں کا عصرِ حاضر کے تناظر میں الگ سے جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ تفسیرِ واضح البیان میں غزوات و سرایا کے بیان کا سیاسی، معاشرتی اور دعوتی تجزیہ مستقل تحقیق کا موضوع بن سکتا ہے۔ مفسر کی پیش کردہ معجزاتِ نبوی ﷺ سے متعلق روایات کا اصولِ حدیث اور علمِ کلام کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ تفسیرِ واضح البیان میں سیرتِ نبوی ﷺ سے متعلق قرآنی آیات کے اسبابِ نزول اور مفسر کی تشریحات کا تقابلی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ مولانا داؤد راز کے تفسیری منہج، مصادر اور اسلوبِ استدلال پر جامع تحقیقی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ تفسیرِ واضح البیان میں سیرتِ نبوی ﷺ سے اخذ کردہ معاشرتی، اخلاقی، تعلیمی اور دعوتی اصولوں کو عصرِ حاضر کے مسائل پر منطبق کر کے تحقیقی کام کیا جا سکتا ہے۔ واضح البیان میں سیرتِ نبوی ﷺ سے متعلق مباحث کا ایک موضوعاتی اور ڈیجیٹل اشاریہ تیار کیا جا سکتا ہے، جس سے محققین کے لیے متعلقہ آیات، روایات اور مباحث تک رسائی آسان ہو گی۔

مولانا محمد داؤد راز کا تعارف

مولانا کا پورا نام "محمد داؤد" تھا اور "راز" ان کا تخلص تھا جس سے وہ ادبی و علمی دنیا میں پہچانے جاتے تھے۔ آپ ۱۸۷۵ء میں پنجاب کے ضلع جہلم کے ایک دیندار اور علم دوست گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں دینی تعلیم کی روایت پہلے سے موجود تھی اور اس ماحول نے آپ کی علمی تشنگی کو بچپن ہی سے فروغ دیا۔[1]

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

آپ کے والد گرامی ایک نیک سیرت عالمِ دین تھے جن کی دینی تربیت نے مولانا داؤد راز کی شخصیت کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کیا۔ خاندانی ماحول میں قرآن و سنت کی تعلیم، ذکر و فکر اور دینی علوم سے گہری وابستگی نے ان کے اندر قرآن فہمی کا شوق ابتدا ہی سے پیدا کر دیا تھا۔

مولانا داؤد راز نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے میں حاصل کی۔ قرآن مجید کی ناظرہ تلاوت اور حفظ کے ساتھ ساتھ انھوں نے اردو، فارسی اور عربی کی ابتدائی کتب اپنے خاندانی اساتذہ سے پڑھیں۔ طالبِ علمی کے زمانے ہی سے ان کا ذوقِ علم ان کے ہم جماعتوں سے ممتاز تھا۔ انھوں نے اس دور میں بھی قرآن مجید کے ساتھ گہرا روحانی تعلق قائم کر لیا تھا۔[2]

ابتدائی دینی علوم کی تکمیل کے بعد جب انھوں نے اعلیٰ تعلیم کے لیے دارالعلوم دیوبند کا رخ کیا تو وہ پہلے سے ایک اچھے طالبِ علم کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ دیوبند کے اساتذہ نے ان کی صلاحیتوں کو پہچانا اور ان کی علمی تربیت پر خصوصی توجہ دی۔[3] مولانا محمد داؤد راز نے 1962ء میں لاہور میں وفات پائی۔ ان کا انتقال ایک عظیم علمی خسارہ تھا۔ تاہم انھوں نے اپنی تصانیف، خاص طور پر تفسیر واضح البیان کی شکل میں ایک ایسی علمی میراث چھوڑی جو آج بھی لاکھوں قارئین کو قرآنِ مجید سے روشناس کرا رہی ہے اور ان کا نام اہلِ علم میں ہمیشہ زندہ رکھے گی۔[4]

ان کے شاگردوں نے بھی علمی روایت کو آگے بڑھایا اور مختلف علمی اداروں میں خدمات انجام دیں۔ مولانا کی قائم کردہ علمی وراثت آج بھی پنجاب کے دینی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

تفسیرِ واضح البیان

واضح البیان برصغیر کی معاصر تفاسیر میں ایک اہم اور مقبول علمی کاوش شمار ہوتی ہے۔ اس تفسیر کا بنیادی مقصد قرآنِ مجید کے پیغام کو آسان اور عام فہم زبان میں عوام و خواص تک پہنچانا ہے۔ خود مفسر کے بقول ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کے کلام کو خواص سے پہلے عوام کے دلوں تک پہنچانا تھا۔ بیسویں صدی کے اوائل میں برصغیر کے مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ قرآن کی صحیح تفہیم سے محروم تھا کیونکہ موجود اردو تراجم و تفاسیر یا تو نہایت مختصر تھیں یا اتنی طویل کہ عام قاری ان سے پوری طرح مستفید نہ ہو سکے۔ مولانا داؤد راز نے اسی خلا کو محسوس کرتے ہوئے ایک ایسی درمیانی، متوازن اور جامع تفسیر مرتب کرنے کا ارادہ کیا۔[5]

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

مآخذ و مصادر

مفسر نے تفسیر القرآن بالقرآن، احادیثِ صحیحہ، آثارِ صحابہ و تابعین اور معتبر تفسیری مصادر کو بنیاد بنا کر ایک مضبوط اور متوازن علمی ساخت قائم کی ہے۔ احادیث کے باب میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ بنیادی مصادر کے طور پر استعمال ہوئے ہیں، جبکہ تفسیری مآخذ میں متعدد قدیم و جدید تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔[6]

منہج و اسلوب

مفسر نے ایک متوازن، دعوتی، اصلاحی اور توضیحی منہج اختیار کیا ہے جس میں نصوصِ شرعیہ کی پاسداری، سلفِ صالحین کے فہم سے وابستگی، سادہ اسلوبِ بیان اور عام قارئین کی علمی و فکری رہنمائی کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ ابحاثِ سیرت کو ایک ہی نوعیت کے دلائل سے طویل کرنے کے بجائے جامع، پُر مغز اور مختصر جملوں میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ قاری کے لیے اکتاہٹ پیدا نہ ہو۔ اسی طرح غلط رسومات اور اسرائیلی روایات کا مدلل محاکمہ کرتے ہوئے سیرت کے مباحث بیان کیے گئے ہیں تاکہ اسلام کا صحیح تصور پیش کیا جا سکے۔[7]

تفسیرِ واضح البیان میں مباحثِ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ

مولانا داؤد راز نے سیرتِ نبوی ﷺ کو محض تاریخی واقعات کے مجموعے کے طور پر نہیں بلکہ ایک زندہ، متحرک اور قابلِ اطلاق نظامِ حیات کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس ذیل میں انہوں نے چار بنیادی محاور پر گفتگو کی ہے: فضائل و خصائصِ مصطفیٰ ﷺ، شمائل و اخلاقِ نبوی ﷺ، معجزات و کمالاتِ نبوی ﷺ، اور غزوات و سرایا۔

فضائل و خصائصِ مصطفیٰ ﷺ

خصائص کا مفہوم

علامہ ابن منظور افریقی خصائص کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"الخَاصَّةُ: ما اخْتَصَّ به الشيءُ دونَ غيرِه"[8]

"خاص (خاصیت) وہ ہے جو کسی چیز کے ساتھ مخصوص ہو اور دوسروں میں نہ ہو۔"

خاصیت کی جمع خصائص آتی ہے اور اس سے مراد وہ وصف یا خوبی یا کمال ہوتا ہے جو ایک ذات میں اس انداز میں پایا جائے کہ اس انداز میں وہ کمال یا خوبی کسی اور میں نہ پائی جائے۔

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

فضائل کا مفہوم

"الفَضْلُ: الزِّيَادَةُ، والفَضِيلَةُ: الدَّرَجَةُ الرَّفِيعَةُ"[9]

"فضل کے معنی زیادتی، برتری کے ہیں، اور فضیلت بلند درجے کو کہتے ہیں۔"

فضائل فضیلت کی جمع ہے اور اس سے مراد ہے شان، رفعت اور دوسروں سے ارفع مقام وغیرہ۔

اس مقام پر یہ دونوں الفاظ خصائص اور فضائل "اس ذات والا صفات کے لئے استعمال کئے گئے ہیں کہ مخلوق میں نہ اس جیسی کسی میں خوبی ہے اور نہ ہی دیا کسی کا مرتبہ و مقام ہے۔

مفسر نے نبی کریم ﷺ کے خصائص و فضائل کو مختلف آیات کے ضمن میں بیان کیا ہے اور احادیثِ مبارکہ سے ان کی تفصیلات مرتب کی ہیں۔ اس ذیل میں آیتِ میثاق کے تحت انبیائے سابقین سے حضور ﷺ پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کے عہد کا ذکر کیا گیا ہے۔ مفسر لکھتے ہیں کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو حضور ﷺ پر ایمان لانے کی وصیت نہ کی ہو، جس سے آپ ﷺ کی ختمِ نبوت بھی ثابت ہوتی ہے۔

اسی طرح مفسر نے حضور ﷺ کی پہچان کو اہلِ کتاب کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی اولاد کی طرح پہچانتے تھے، اور نبوت کی گواہی، پائے مبارک کے نشان، اور دنیا میں تشریف آوری جیسے مباحث کو تفصیل سے واضح کیا ہے۔ ان مباحث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مفسر فضائل کو محض روایتی و توصیفی انداز میں بیان کرنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ان کے فکری، اخلاقی، تربیتی اور عملی اثرات کو بھی نمایاں کرتے ہیں۔

حضور ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری

سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجنے اور زمانہ "فترت" کے انتخاب کا ذکر فرمایا::

"يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"[10]

"اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آ گیا جو تمہارے لئے احکام بیان کرتا ہے اس کے بعد کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا کہ کہیں یہ کہو ہمارے پاس خوشخبری دینے والا ڈر سنانے والا نہیں آیا بے شک تمہارے پاس ڈر سنانے والا خوشخبری دینے والا آ گیا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

مفسر موصوف حضور ﷺ کی تشریف آوری اور زمانہ فترت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

"آیہ مبارکہ میں یہود و نصاری سے فرمایا جارہا ہے کہ ہمارا رسول تمہارے پاس زمانہ فترت میں جلوہ گر ہوا، دو نبیوں کے درمیان زمانہ کو "فترۃ" کہا جاتا ہے یہ زمانہ حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر چلے جانے کے بعد اور حضور ﷺ کے جلوہ گر ہونے تک کا ہے، اہل کتاب سے فرمایا گیا ہے جس رسول کا تمہیں انتظار تھا وہ آگیا اب اس کی اطاعت کرو اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔"[11]

شمائل و اخلاقِ نبوی ﷺ

مفسر نے رسول اللہ ﷺ کی رحمت، عفو و درگزر، تواضع، حسنِ معاشرت، تزکیۂ نفوس اور تربیتِ انسانیت کے مختلف پہلوؤں کو قرآنی آیات کی روشنی میں نمایاں کیا ہے۔ حضور ﷺ کا اسوۂ حسنہ، آپ ﷺ کا تزکیہ فرمانا، طلبِ استغفار، نزولِ وحی، عاجزی کا حکم، طریقۂ تبلیغ اور لباسِ مبارک جیسے موضوعات کو تفصیلی طور پر زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ سیرت طیبہ میں شمائل و اخلاق کا باب بہت وسیع ہے محدثین نے اپنی کتب حدیث میں اور مفسرین نے کتب تفاسیر میں اس باب کو بہت اہتمام کے ساتھ ذکر کیا ہے اور باقاعدہ اس کے مستقل ابواب وفصول قائم کی ہیں۔ دیگر مفسرین کی طرح مفسر واضح البیان مولانا داؤد راز نے بھی شمائل و اخلاق مصطفیٰ ﷺ کے متعلق مختلف آیات کی روشنی میں بحث کی ہے۔

اخلاق کا لغوی معنی

ابن منظور افریقی اخلاق کی تعریف کرتے ہیں:

"والأخلاقُ: جَمْعُ خُلُقٍ، وَهِيَ الدِّينُ وَالطَّبْعُ وَالسَّجِيَّةُ"[12]

"اخلاق، خُلق کی جمع ہے، اور اس سے مراد دین، طبیعت اور عادت ہے۔"

امام غزالی اخلاق کی تعریف لکھتے ہیں:

"اَلْخُلُقُ عِبَارَةٌ عَنْ هَيْئَةٍ رَاسِخَةٍ فِي النَّفْسِ تَصْدُرُ عَنْهَا الْأَفْعَالُ بِسُهُولَةٍ وَيُسْرٍ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَى فِكْرٍ وَرَوِيَّةٍ "[13]

"اخلاق نفس میں راسخ ایک کیفیت کا نام ہے جس سے افعال بغیر کسی غور و فکر کے آسانی سے صادر ہوتے ہیں۔"

اخلاق، خلق کی جمع ہے اور خلق عادت راسخہ کو کہا جاتا ہے یعنی نفس کی وہ کیفیت جس سے افعال بلا تکلف ظاہر ہوں۔

شمائل کا لغوی معنی

لسان العرب میں شمائل کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

اسلام آباد اسلامیکس

"الشَّمَائِلُ: جَمْعُ شِمَالٍ أَوْ شَمِيلَةٍ، وَهِيَ الْخِصَالُ وَالطِّبَاعُ وَالْعَادَاتُ "[14]

"شمائل، شِمال یا شمیلہ کی جمع ہے، اور اس سے مراد عادتیں، طبیعتیں اور خصلتیں ہیں۔"

بسا اوقات یہ خلق کے مترادف معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

شمائل و اخلاق کی اصطلاحی تعریف

لسان العرب میں شمائل کی اصطلاحی تعریف یوں کی گئی ہے:

"الشَّمَائِلُ: مَجْمُوعَةُ الصِّفَاتِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَالْعَادَاتِ الَّتِي يَتَّصِفُ بِهَا الْإِنْسَانُ "[15]

"شمائل ان ظاہری و باطنی صفات اور عادات کے مجموعے کو کہتے ہیں جن سے انسان متصف ہوتا ہے۔"

امام ابو حامد الغزالی اخلاق کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"اَلْخُلُقُ: هَيْئَةٌ رَاسِخَةٌ فِي النَّفْسِ تَصْدُرُ عَنْهَا الْأَفْعَالُ بِسُهُولَةٍ مِنْ غَيْرِ فِكْرٍ وَرَوِيَّةٍ "[16]

"اخلاق نفس کی ایک پختہ کیفیت کا نام ہے جس سے افعال بغیر سوچے سمجھے آسانی کے ساتھ صادر ہوتے ہیں۔"

شمائل یا اخلاق یعنی کسی فرد میں ایسا ملکہ کا پایا جانا جس کے ذریعہ افعال آسانی کے ساتھ صادر ہوں اگر عادات اچھی ہوں تو اچھے شمائل کہلائیں گے اور اگر بری عادات ہوں تو برے شمائل کہلائیں گے خلق اچھا ہو اور اگر عادات بری ہوں تو اخلاق برا ہو گا۔ یعنی انسان کی جو فطرت طبعی ہوتی ہے اس کو اس شخص کے اخلاق و شمائل کہا جاتا ہے اگر انسان کی سرشت ہی یہ ہو کہ طبعاً کوئی اچھے اور بھلائی کے کام کرے تو اچھے اخلاق والا اور اگر اس کے برعکس ہو تو برے اخلاق والا کہلائے گا۔

مفسر موصوف لکھتے ہیں:

"بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا، طائف کے سفر میں ظلم کرنے والوں کے خلاف دعا نہ فرمانا، ہر کسی کے بلانے پر تشریف لے جانا، غرباء و فقراء کو ان کے گھروں میں جا کر نوازنا، فتح مکہ کے موقع پر فرمانا جاؤ تم سارے کے سارے آزاد ہو، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اخلاق کی جھلک ہے۔"[17]

ارشاد باری تعالی ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا"[18]

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17
اسلام آباد اسلامیکس

"بے شک تمہاری رہنمائی کے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے یہ نمونہ اس کے لئے ہے جو اللہ سے ملاقات، آخرت پر ایمان اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرے۔"

مفسر موصوف لکھتے ہیں کہ:

"حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کو بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے جنگ سے بھاگنے والے دیکھ لیں میرے محبوب نے جنگ کے سنگین حالات میں صحابہ کا کیسے ساتھ دیا ہے؟، خندق کھودنے میں دوش بدوش ہیں، فاقہ کشی میں برابر کے شریک ہیں، صحابہ کرام نے پیٹ پر ایک پتھر باندھا ہوا ہے تو حضور ﷺ کے دو پتھر باندھے ہوئے ہیں، موسم کی ناسازی، دشمن کا لشکر جرار، بنو قریظہ کی غداری، منافقین کی حیلہ سازی سے جنگ سے فراری ان تمام حالات میں ہر لمحہ محاذ اور اللہ پر ایسا پختہ یقین ہے کوئی گھبراہٹ نہیں یہ ہے رسول اللہ کی سیرت طیبہ اور اسوہ جس کو تم اپنالو تو منزل مراد کو پالوگے۔"[19]

یہ وہ اسوہ ہے جسے عام وخاص تمام افراد معاشرہ اپنا کر ہر طرح کے دشمن سے نبرد آزما ہو سکتے ہیں جیسے جنگ خندق میں نتائج بر آمد ہوئے آج بھی اسی طرح نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام اوصاف درجہ کمال پر عطا فرمائے یعنی ہر وصف جو حمیدہ ہے اس کا آخری کمال اور نکتہ انتہاء رسول اکرم ﷺ کی ذات ہیں جیسے اخلاق، خلق کی متعدد اقسام میں سب سے افضل واعلی درجہ خلق عظیم اکرم کو عطا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی فطری طور پر طبیعت مبارکہ ہی تھی جیسے قرآن کی تعلیمات ہیں۔ آپ ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل بھی ایک مقصد ٹھہرا اور آپ کے اسوہ حسنہ کو نبی نوع انسان کی ہدایت کے لیے نمونہ قرار دیا اور آپ ﷺ نے عملی طور پر شعبہ زندگی کے ہر پہلو کی طرف نمایاں رہنمائی فرمائی۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ کمال عطا فرمایا کہ نگاہ فرما کر تزکیہ بھی فرماتے ہیں اور کتاب و حکمت کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے پستیوں میں گرمی اور گناہوں کی دلدل میں پھنسی انسانیت کو استغفار کا راستہ دیکھا کر رب سے ٹوٹا ہوا رشتہ پھر سے بحال کیا اور خود امت کی آسانی کے لئے جو غیر اولی کام سر انجام دیے (جن کے ذریعے امت کو ایسے کاموں کا جواز دینا مقصود تھا)، ان امور پر بھی لمحہ بالمحہ استغفار کی کثرت فرمائی۔ حالانکہ بذریعہ وحی سورۃ فتح کی دوسری آیت میں آپ سے وعدہ ہو گیا کہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے (تمام خلاف بھی امور) معاف کر دیے گئے ہیں۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

نبی اکرم ﷺ کو ایسی نبوت عطا فرمائی کہ باقی انبیاء اپنی نبوت کی صداقت پر مخصوص معجزات لے کر تشریف لائے جب کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سراپا معجزہ بنا کر بھیجا اتنی عظمت کہ باوجود ہمیشہ عاجزی اور انکساری ہی شیوہ رہی اور زندگی مبارک ایک عام انداز میں اور انتہائی سادہ گزاری اور جن اشیاء کو آپ ﷺ نے کھانے پینے کی زینت بخشی وہ ہمیشہ کے لیے سنت اور دنیا و آخرت میں فائدہ مند بن گئیں۔

معجزات و کمالاتِ نبوی ﷺ

مفسر نے اعتدال اور علمی احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے معجزات کے ایمانی، فکری اور دعوتی اثرات کو واضح کیا ہے۔ حضور ﷺ کی ذات کو سراپا معجزہ قرار دیا گیا ہے اور قرآنِ مقدس کو سب سے بڑا معجزہ باور کروایا گیا ہے۔ اسی ذیل میں چاند کا دو ٹکڑے ہونا، انگلیوں سے چشمے جاری ہونا، اور حضور ﷺ کی رحمت للعالمینی جیسے مضامین بھی زیرِ بحث آئے ہیں۔

معجزہ کا لغوی معنی

لفظ "معجزہ" عربی میں مادہ (ع، ج، ز) سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں عاجز کرنا، بے بس کر دینا، یا کسی کو مقابلہ کی طاقت سے محروم کر دینا۔ اس طرح لفظ معجزہ کا لغوی معنی ہے عاجز کر دینے والا، عقل انسانی سے ماورا خلاف فطرت بات وغیرہ اور اس کی جمع معجزات آتی ہے۔ معجزہ وہ غیر معمولی کام ہے جو دوسروں کو اس کی مثل پیش کرنے سے عاجز کر دے۔

ابن منظور معجزہ کی تعریف کرتے ہیں:

"العَجْزُ: الضَّعْفُ، وأَعْجَزَهُ: جَعَلَهُ عَاجِزًا "[20]

"عجز کے معنی کمزوری کے ہیں، اور "أعجزہ" کا مطلب ہے اسے عاجز کر دینا"

گویا معجزہ وہ کام ہے جو انسانی عقل و فکر اور طاقت سے باہر ہو وہ معجزہ کہلاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف

سید شریف جرجانی معجزہ کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"المعْجِزَةُ: أَمْرٌ خَارِقٌ لِلْعَادَةِ، يَظْهَرُ عَلَىٰ يَدِ مُدَّعِي النُّبُوَّةِ، مُقْتَرِنًا بِالتَّحَدِّي، سَالِمًا عَنِ الْمُعَارَضَةِ "[21]

"وہ بات جو خلاف قانون قدرت ہو اور وہ نبی سے ظاہر ہو اور نبی اپنی نبوت و رسالت کی سچائی کے لئے پیش کرے اس عمل کو معجزہ کہا جاتا ہے"

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

مفسر واضح البیان لکھتے ہیں کہ:

”حضور ﷺ سے فرمایا جارہاہے محبوب آپ سے پہلے جتنے انبیاء آئے وہ سب مرد تھے کوئی عورت نبی نہیں ہوئی کوئی جن اور فرشتہ اس اعزاز سے نہیں نوازا گیا، مردوں کا یہ اعزاز بتاتا ہے کہ مرد فرشتوں سے افضل ہیں وہ برداشت کر کے، مشقت اٹھا کر بے لوث لوگوں کی اصلاح فرماتے رہے“[22]

مفسر واضح البیان لکھتے ہیں:

”حضور ﷺ کو پہچانے کے لئے کسی خارجی دلیل کی ضرورت ہی نہیں وہ سراپہ برہان ہیں، دلیل ہیں، آپ کے اخلاق کریمانہ، عادات مبارکہ، اوصاف حسنہ، حیران کن معجزات، آپ پر کتاب کا نزول یہ تمام امور آپ کے نبی ہونے کے کھلے دلائل ہیں“[23]

مفسر کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی سیرت، اخلاق اور معجزات خود آپ ﷺ کی نبوت کی قوی دلیل ہیں۔ تاہم علمی دقت کے لیے یہ اضافہ مناسب ہے کہ عقلی و خارجی دلائل بھی اس صداقت کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا معجزہ عظیم قرآن مقدس ہے کہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی نہ اس میں تحریف ہوئی نہ کوئی لفظ ہے بدلا گیا اور کفار کے چاہنے اور کوشش کے باوجود نہ اس جیسا کوئی کلام لا سکا اور نہ ہی لا سکے گا، اگر یہ انسانی کلام ہوتا تو کوئی شاعر، ادیب، اور خطیب کبھی قرآنی چیلنج قبول کرتا لیکن نہ ہوا نہ کبھی ہو سکے گا۔

نبی اکرم ﷺ کے معجزات میں سے چند ایک کا ربط الفاظ موسیٰ علیہ السلام کا کمال معجزہ تھا کہ پتھر سے پانی جاری فرمانا لیکن رسول اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چشمہ جاری ہونا بڑا کمال ہے کہ پتھر سے عادتاً پانی نکلنا محال نہیں البتہ انگلیوں سے محال ہے لیکن رسول اکرم ﷺ نے چاہا تو انگلیاں ہی چشمے بن گئیں۔ سنگریزوں کا کلمہ پڑھنا، مجموعی عذاب نہ آنا اور تمام انسانیت کے (چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم) چہرے سلامت رہنا یہ رسول اللہ ﷺ کے عظیم معجزات کی مثالیں ہیں۔

نبی اکرم ﷺ پر ہمہ وقت لیل و نہار درود و سلام کا جاری رہنا اور آپ کی شان رحمت اللعالمینی کا اپنے پرائے سب کو نوازنا، خیر کثیر کا مالک ہونا جبکہ کل دنیا دمافیہامتاع الدنیا قلیل ہے اور آپ ﷺ کے پاس کثیر ہے جو جس رب کے قلیل کا اندازہ نہیں ہو سکتا اس رب کے دیے کثیر کا حصار کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ مقام محمود، شفاعت کبری کا مالک ہونا یہ تمام رسول اللہ ﷺ کے چند معجزات کی مختصر ترین مثالیں ہیں۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

غزوات و سرایا

غزوات و سرایا کے ضمن میں مفسر نے صرف تاریخی تفصیلات بیان نہیں کیں بلکہ ان سے حاصل ہونے والے دینی، اخلاقی، سیاسی اور معاشرتی اسباق کو اجاگر کیا ہے۔ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ احزاب، غزوۂ خیبر، صلح حدیبیہ، فتح مکہ اور غزوۂ طائف جیسے واقعات کے اسبابِ نزول اور ان سے مستنبط ہونے والی حکمتوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جس سے سیرتِ نبوی ﷺ کی عملی اور اجتماعی اہمیت مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔

لفظ "غزوہ" کی جمع غزوات آتی ہے ایسی جنگ جس میں رسول خدا ﷺ نے خود بنفس نفیس شرکت فرمائی ہو اس جنگ کو غزوہ کہا جاتا ہے۔

''غَزْوَةٌ: بِفَتْحِ الْغَيْنِ وَالزَّايِ، وَهِيَ فِي اللُّغَةِ بِمَعْنَى الْحَرْبِ، وَمِنْهُ أُخِذَ لَفْظُ "الْغَزْوِ''[24]

"غزوہ، غین کے فتحہ اور ز کے فتحہ کے ساتھ لغت میں جنگ کے معنی میں ہے اور اسی سے کلمہ "الغزو" ماخوذ ہے۔"

اس کا اسم فاعل "غازی" اور جمع "غُزاۃ" و "غُزّی" ہے۔ جیسے:

''قاضی سے قضاۃ، سابق سے سُبّق (اس کا معنی ہے: دشمن سے لڑائی کرنا اور اسے نابود کرنا)''[25]

قرآن کریم میں ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ"[26]

''اے ایمان والو! ان کافروں کی طرح نہ ہونا جنھوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا جب وہ سفر میں یا جہاد میں گئے کہ اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کئے جاتے۔ (ان کی طرح یہ نہ کہو) تاکہ اللہ ان کے دلوں میں اس بات کا افسوس ڈال دے اور اللہ ہی زندہ رکھتا اور مارتا ہے اور اللہ تمہارے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے''

غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پاس انتہائی کم سامان حرب تھا جب کہ لشکر کفار اسلحہ سے لیس تھا۔ کفار کو پسند نہ تھا کہ مسلمان بعد از ہجرت بھی اطمنان سے مدینہ میں رہ سکیں چنانچہ لشکر کفار مکہ نے بڑی فوج اور اسلحہ اکٹھا کر کے مسلمانوں پر چڑھائی کی اور وادی بدر مسلمانوں سے آمنا سامنا ہوا جس میں رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17
اسلام آباد اسلامیکس

مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اس موقع پر کفار مارے بھی گئے قیدی بھی بنائے گئے اس موقع پر مسلمانوں کے دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے پر قیدیوں کو آزاد کرنے کا اعلان فرمایا گویا غزوہ بدر تعلیم کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے کئی معجزات کا اظہار اسی موقع پر ہوا حضرت عکاشہ کی چھڑی تلوار بن گئی۔ عباس بن عبد المطلب اور حارث بن نوفل کے ایمان کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے معجزات علمی بنے کیونکہ آپ ﷺ نے ان کو ان کے چھپائے ہوئے مال بتائے تھے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مدد اسی غزوہ میں نازل فرمائی۔

غزوہ احد کے وقوع پذیر ہونے کی وجہ بدر میں لشکر کفار واضح شکست تھی غزوہ احد میں بھی مسلمانوں کی تعداد سے کفار مکہ تین گنا زیادہ تھے ابتداء مسلمانوں کو فتح ملی لیکن درہ پر مامور صحابہ تیر اندازوں نے فتح مکمل سمجھ کر جگہ خالی چھوڑ دی جبکہ وہاں سے خالد بن ولید نے حملہ کر دیا اور فتح شکست میں بدل گئی اس غزوہ میں بہت زیادہ مالی جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس غزوہ کے نتیجہ سے درس ملتا ہے کہ کبھی بھی اپنے سردار اور کمانڈر کی حکم عدولی جائز نہیں۔ دوسرا رسول اللہ ﷺ کے حکم کے سامنے کوئی اجتہاد نہیں تیسرا اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی کرے تو اللہ کو کسی کی کوئی پرواہ نہیں چوتھا استقامت اور بھروسہ کہ صحابہ کرام زخموں سے چور ہو کر بھی پھر اسی وقت لشکر کفار کے تعاقب میں نکل پڑے جس سے اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور وہ بھاگ گئے۔ اسی جنگ میں رسول اکرم ﷺ کا دانت مبارک کا ایک کونہ شہید ہوا اور جھوٹی خبر رسول اکرم ﷺ کی شہادت کی پھیلائی گئی۔

غزوہ احزاب میں مدینہ کے گرد خندق کھود کر دفاع کیا گیا یہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے ہوا اور مسلمان بڑی جنگ اور نقصان سے محفوظ رہے۔ غزوہ بنو قریظہ اور بنو نضیر میں بھی اللہ تعالی نے فتح نصیب فرمائی غزوہ خیبر میں حضور ﷺ کو اللہ تعالی نے بڑی غنیمت عطا فرمائی۔ رسول اکرم ﷺ نے جب مکہ فتح فرمایا تو لوگ جماعت در جماعت ایمان میں داخل ہونے لگے جزیرہ عرب میں اسلام پھیلنے لگا طائف اور حنین میں بھی اللہ نے کامیابیاں دیں غزوہ تبوک اور دومۃ الجندل سے فتح مقدر بنی لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اور یوں اسلام کا علم چہار سو لہرانے لگا۔

خلاصہ بحث

تفسیرِ واضح البیان مباحثِ سیرت کے فہم و مطالعہ میں ایک منفرد اور قابلِ قدر علمی اضافہ ہے۔ یہ تفسیر ایک جانب روایتی تفسیری سرمایہ سے مضبوط ربط رکھتی ہے اور دوسری جانب عصرِ حاضر کے فکری، اخلاقی اور معاشرتی تقاضوں سے ہم آہنگ نظر آتی ہے۔ اس کا امتیاز اس کے منہجی توازن، استدلالی قوت، اعتدالِ فکر، اصلاحی رجحان اور دعوتی

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

اسلوب میں مضمر ہے۔ یہی خصوصیات اسے محض ایک تفسیری متن کے بجائے ایک عملی، تربیتی اور فکری دستاویز کی حیثیت عطا کرتی ہیں۔ تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ تفسیرِ واضح البیان میں مباحثِ سیرت کی پیشکش نصوصِ شرعیہ کی پاسداری، فکری اعتدال اور عملی اصلاح کے ایسے حسین امتزاج کی عکاس ہے جس میں سیرتِ طیبہ کو ایک زندہ، مؤثر اور قابلِ تطبیق نمونۂ حیات کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مفسر نے سیرتِ نبوی ﷺ کو صرف ماضی کے تاریخی واقعات تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے ہر دور کے انسان کے لیے رہنمائی، تربیت اور اصلاح کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ یہی جہت اس تفسیر کو معاصر علمی و تفسیری ادب میں ایک ممتاز اور قابلِ قدر مقام عطا کرتی ہے۔ یہ تحقیق اس نتیجے تک پہنچتی ہے کہ تفسیرِ واضح البیان میں مباحثِ سیرت کی پیشکش ایک جامع، متوازن اور مؤثر منہج کی نمائندگی کرتی ہے، جس میں نصوصِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ، فکری اعتدال، دعوتی بصیرت اور عملی رہنمائی باہم مربوط ہو کر سیرتِ رسول ﷺ کو ایک ایسے ہمہ گیر نمونۂ حیات کے طور پر پیش کرتے ہیں جو نہ صرف انفرادی اصلاح کا ذریعہ ہے بلکہ ایک صالح، متوازن اور مثالی اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے بھی مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

نتائج بحث

1. تفسیرِ واضح البیان میں سیرتِ نبوی ﷺ کے مباحث کو قرآنِ مجید کی آیات کے سیاق و سباق اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں نمایاں اہمیت دی گئی ہے۔ مفسر نے سیرت کو محض تاریخی واقعات کے بیان تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے قرآن فہمی اور عملی زندگی کی رہنمائی کا مؤثر ذریعہ قرار دیا ہے۔
2. مولانا داؤد راز نے مباحثِ سیرت کے لیے بنیادی طور پر قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہ، آثارِ صحابہ و تابعین اور معتبر تفسیری و تاریخی مصادر سے استفادہ کیا ہے۔ اس سے ان کے منہج میں روایتی علمی سرمایہ اور عملی اصلاح کے امتزاج کا اظہار ہوتا ہے۔
3. تفسیرِ واضح البیان میں سیرتِ رسول ﷺ کے مباحث کو بالخصوص چار نمایاں جہات میں پیش کیا گیا ہے: فضائل وخصائصِ نبوی ﷺ، شمائل و اخلاقِ نبوی ﷺ، معجزات و کمالاتِ نبوی ﷺ، اور غزوات و سرایا۔ یہ تقسیم سیرت کے مختلف انفرادی، روحانی، اخلاقی اور اجتماعی پہلوؤں کو جامع انداز میں سامنے لاتی ہے۔
4. مفسر نے رسول اللہ ﷺ کے فضائل و خصائص کو محض عقیدت و محبت کے انداز میں بیان نہیں کیا بلکہ ان کے دینی اور اعتقادی مضمرات کو بھی واضح کیا ہے۔ بالخصوص ختمِ نبوت، آپ ﷺ کی بعثت، اہلِ کتاب کی معرفتِ نبوی اور آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ جیسے موضوعات کو قرآنی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

اسلام آباد اسلامیکس

5. تفسیرِ واضح البیان میں شمائل و اخلاقِ نبوی ﷺ کو سیرت کا نہایت اہم اور عملی پہلو قرار دیا گیا ہے۔ عفو و درگزر، رحمت، تواضع، حسنِ معاشرت، استقامت، عبادت، تزکیۂ نفس اور تربیتِ انسانیت جیسے اوصاف کو اسوۂ حسنہ کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔

6. مولانا داؤد راز سیرتِ نبوی ﷺ کے اخلاقی واقعات کو عصرِ حاضر کے لیے عملی رہنمائی میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ غزوۂ خندق، فتح مکہ اور دیگر واقعات سے صبر، استقامت، اطاعت، عفو و درگزر اور اجتماعی ذمہ داری جیسے عملی اسباق اخذ کیے گئے ہیں۔ مفسر نے معجزاتِ نبوی ﷺ کو نبوتِ محمدی ﷺ کی صداقت اور آپ ﷺ کے مقام و کمالات کے تناظر میں بیان کیا ہے۔ قرآنِ کریم کو آپ ﷺ کا عظیم ترین اور دائمی معجزہ قرار دیتے ہوئے دیگر معجزات کو بھی احادیث و روایات کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔

7. غزوات و سرایا کے بیان میں تفسیرِ واضح البیان کا اسلوب محض تاریخی نہیں بلکہ تعلیمی، اخلاقی، دعوتی اور اجتماعی ہے۔ بدر، احد، احزاب، خیبر، حدیبیہ، فتح مکہ اور دیگر واقعات سے مختلف دینی و معاشرتی اسباق اخذ کیے گئے ہیں۔ غزوۂ بدر کے ضمن میں مفسر نے تعلیم کی اہمیت کو نمایاں کیا ہے، جبکہ غزوۂ احد کے واقعات سے اطاعتِ رسول ﷺ، نظم و ضبط، قیادت کی پیروی اور استقامت جیسے اصول اخذ کیے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مفسر تاریخی واقعات کو تربیتی اور اصلاحی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

8. تفسیرِ واضح البیان میں سیرت کے مباحث کا ایک نمایاں وصف دعوتی اور اصلاحی رجحان ہے۔ مفسر کا بنیادی مقصد محض معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ قاری کو سیرتِ نبوی ﷺ سے عملی طور پر وابستہ کرنا اور اس کے اخلاق و کردار کی اصلاح کرنا ہے۔ مفسر کا اسلوب سادہ، عام فہم اور توضیحی ہے، جس کی وجہ سے سیرت سے متعلق پیچیدہ مباحث بھی عام قاری کے لیے قابلِ فہم ہو جاتے ہیں۔ یہ خصوصیت تفسیر کو عوامی اور دعوتی سطح پر مؤثر بناتی ہے۔

9. تفسیرِ واضح البیان میں سیرتِ نبوی ﷺ کے واقعات کو قرآنی ہدایات کے عملی مظاہر کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یوں قرآن اور سیرت کے باہمی تعلق کو نمایاں کیا گیا ہے کہ قرآن کے اصول رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی میں مجسم صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ تفسیرِ واضح البیان میں سیرت کا تصور صرف فرد کی اصلاح تک محدود نہیں بلکہ خاندانی، معاشرتی، سیاسی، دعوتی اور اجتماعی زندگی تک وسیع ہے۔ اس اعتبار سے سیرت کو ایک جامع نظامِ حیات کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

10. مجموعی طور پر تفسیرِ واضح البیان میں مباحثِ سیرت ایک مربوط، اصلاحی، دعوتی اور عملی منہج کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مفسر نے قرآن، حدیث اور سیرت کے باہمی تعلق کو سامنے رکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو عصرِ حاضر کے انسان کے لیے قابلِ عمل نمونہ بنانے کی کوشش کی ہے۔

سفارشات

1. تفسیرِ واضح البیان میں موجود مباحثِ سیرت کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ الگ سے مرتب کیا جائے تاکہ سیرت کے طلبہ اور محققین کے لیے اس علمی ذخیرے سے استفادہ آسان ہو۔

2. تفسیرِ واضح البیان میں بیان کردہ احادیث وروایاتِ سیرت کی تخریج اور درجہ بندی پر مستقل تحقیقی کام کیا جائے، تاکہ صحیح، حسن، ضعیف اور تاریخی روایات کے علمی مقام کو واضح کیا جاسکے۔

3. مولانا داؤد راز کے منہجِ تفسیر اور منہجِ سیرت کا دیگر برصغیری مفسرین، خصوصاً معاصر اردو مفسرین کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جائے۔

4. تفسیرِ واضح البیان میں غزوات و سرایا کے بیان اور ان سے اخذ کردہ سیاسی، معاشرتی اور اخلاقی اصولوں پر مستقل تحقیقی مقالے لکھے جائیں۔

5. مفسر کی جانب سے پیش کردہ معجزاتِ نبوی ﷺ کی روایات کا حدیثی اور کلامی اصولوں کی روشنی میں تحقیقی جائزہ لیا جائے تاکہ ان کے مصادر اور استدلالی حیثیت کو مزید واضح کیا جاسکے۔

6. تفسیر میں سیرتِ نبوی ﷺ اور عصرِ حاضر کے مسائل کے باہمی تعلق کا مطالعہ کیا جائے، خصوصاً اخلاقی بحران، معاشرتی انتشار، دعوتی مسائل، قیادت، بین المذاہب تعلقات اور انسانی حقوق کے تناظر میں۔

7. واضح البیان کے سیرت سے متعلق مباحث کا ڈیجیٹل انڈیکس تیار کیا جائے، جس میں متعلقہ سورت، آیت، سیرتی موضوع، حدیث اور صفحہ نمبر درج ہوں۔ اس سے آئندہ محققین کے لیے تحقیق کا عمل آسان ہو گا۔

8. جامعات میں اردو تفسیری ادب اور اس میں موجود مباحثِ سیرت کو تحقیقی سطح پر مزید متعارف کرایا جائے اور ایم فل و پی ایچ ڈی کے طلبہ کو اس موضوع سے متعلق نئے تحقیقی پہلو اختیار کرنے کی ترغیب دی جائے۔

9. تفسیرِ واضح البیان میں موجود دعوتی و تربیتی اسباق کو جدید تعلیمی اور معاشرتی ضرورتوں کے تناظر میں مرتب کیا جائے تاکہ سیرتِ نبوی ﷺ کی عملی تعلیمات نئی نسل تک مؤثر انداز میں پہنچائی جاسکیں۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 02, July- Dec 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-17

10. مستقبل میں مولانا داؤد راز کی سوانح، علمی خدمات، تفسیری منہج اور دیگر علمی تصانیف پر جامع تحقیقی کام کیا جائے، کیونکہ ان کی شخصیت اور علمی خدمات کے مختلف پہلو ابھی مزید تحقیق کے متقاضی ہیں۔

References

1. Ṣiddīqī, Dr. Zafar Aḥmad, “Bar-i Ṣaghīr mein Urdu Tafsīr-Nigārī kā Irtiqāʾ,” *Majallah Taḥqīqāt-i Islāmī*, no. 2 (2000), 34.
2. Ashrafī, Muḥammad Ashraf, Sayyid, *Deoband se Bahāwalpur Tak* (Multan: Idārah Taʿlīmāt-i Islām, 1978), 212.
3. Khakwānī, Mawlānā ʿAbd al-Rashīd, *Mashāhīr-i Deoband* (Lahore: Idārah Islāmiyyāt, 1980), 145.
4. Khurshīd Aḥmad, Dr., *“Pākistān mein Qurʾānī ʿUlūm kī Taraqqī,” Māhnāmah Islāmī Fikr* 3, no. 1 (1988): 21.
5. Rāz, Muḥammad Dāʾūd, Mawlānā, *Wāziḥ al-Bayān* (Lahore: Maktabah Quddūsiyyah, 2024), 5.
6. Khān, Muḥammad Yūsuf, Professor, *“Tafsīr Wāziḥ al-Bayān: Manhaj aur Imtiyāzāt,”* Taḥqīqāt-i Islāmiyyah (Lahore, 1995), 119.
7. Nadwī, Abū al-Ḥasan ʿAlī, Sayyid, *Urdu Tafsīrī Adab: Ek Muṭālaʿah* (Lucknow: Majlis Nashriyāt-i Islām, 1980), 89.
8. Ibn Manẓūr, Muḥammad ibn Mukarram ibn ʿAlī al-Ifrīqī, *Lisān al-ʿArab* (Beirut: Dār Ṣādir, 1988), 3:234.
9. Ibn Manẓūr, *Lisān al-ʿArab*, Vol.7,p.312.
10. *Al-Māʾidah* 5:19.
11. Rāz, *Wāziḥ al-Bayān*, 95.
12. Ibn Manẓūr, Muḥammad ibn Mukarram ibn ʿAlī, Lisān al-ʿArab, Dār Ṣādir, Beirut, 1988, Vol. 5, p. 140.
13. Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad, Iḥyāʾ ʿUlūm al-Dīn, Dār al-Maʿrifah, Beirut, Vol. 3, p. 53.
14. Ibn Manẓūr, Lisān al-ʿArab, Vol. 8, p. 136
15. Ibid., Vol. 8, p. 136
16. Al-Ghazālī, Iḥyāʾ ʿUlūm al-Dīn, Vol. 3, p. 53.
17. Rāz, Muḥammad Dāʾūd, Mawlānā, Wāḍiḥ al-Bayān, p. 677.
18. *Al-Aḥzāb* 33:21.
19. Rāz, *Wāziḥ al-Bayān*, 503.
20. Ibn Manẓūr, *Lisān al-ʿArab*, 6:213.
21. Al-Jurjānī, ʿAlī ibn Muḥammad, *Kitāb al-Taʿrīfāt* (Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, 1999), 152.
22. Rāz, *Wāziḥ al-Bayān*, 288.
23. Ibn Manẓūr, *Lisān al-ʿArab*, Vol.15, p.123.
24. Ibid. Vol. 15, p.124.
25. Rāz, *Wāziḥ al-Bayān*. ,299
26. *Āl ʿImrān* 3:156.